بھٹکل کا تاریخی و اسلامی پس منظر

از: حضرت مولانا محمد شفیع قاسمی بھٹکلی مدظلہ

(بانی و ناظم ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل، وسابق مہتمم و نائب ناظم جامعہ اسلامیہ بھٹکل)

بھٹکل ایک قدیم شہر ہے، جو ہندوستان کے جنوب مغرب (South west) بحرعرب کے ساحل پر واقع ہے۔تاریخی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر دو ہزار (۲۰۰۰) سال قبل ہی سے ہے۔رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے قبل ہی سے عرب تجار اس علاقہ کا سفر کیا کرتے تھے۔رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد جب عرب تجار اسلام کی دولت کے ساتھ یہاں آئے تو یہاں کے لوگ بہت متاثر ہوئے، اور بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔بعض کتبوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۲ھ تک بھٹکل، منگلور، کاسرکوٹ وغیرہ میں مسجد تعمیر ہو چکی تھی۔پہلی صدی ہجری کے آواخر تک بھٹکل میں کافی تعداد میں مسلمان آباد ہو چکے تھے۔قضائت کا سلسلہ بھی شروع ہو چکا تھا۔علماء ومشائخ کی آمد کا سلسلہ بھی جاری تھا۔قرآن وعلوم اسلامیہ کی تعلیم کے مراکز بھی قائم ہو چکے تھے۔۲۲ ہجری میں حضرت مالک بن حبیبؒ کی آمد کا تذکرہ کتابوں میں ملتا ہے۔پھر ان کے بعد حضرت مالک بن دینارؒ کی آمد کا تذکرہ ملتا ہے۔پھر تقریباً ۴۵۰ھ میں حضرت دادا حیات قلندرؒ اور ۶۰۰ ہجری کے بعد حضرت سید مظہر حسینیؒ معروف نظیر اولی کی بھٹکل آمد کا تذکرہ تاریخی کتابوں میں ملتا ہے ۶۰۰ ہجری مطابق ۱۲۰۰ عیسوی کی کتاب **معجم البلدان** میں بھٹکل کا تذکرہ اس طرح کیا ہے۔ملیبار ایک بہت بڑا علاقہ ہے، جو کئی شہروں پر مشتمل ہے، جس میں فاکنور (بھٹکل)، منگلور اور دھسل بہت مشہور ہیں۔(**معجم البلدان** ص ۱۹۶/۵)

اور ۷۰۰ ہجری مطابق ۱۳۰۰ عیسوی کی کتاب **نخبة الدهر في عجائب البر والبحر** میں بھٹکل کا تذکرہ اس طرح کیا گیا ہے۔''ہنور کے بعد ملیبار کا علاقہ ہے، اور یہ کالی مرچ کا علاقہ ہے، اور اس کے بڑے شہروں میں پاکنور (بھٹکل) ہے، یہ ایک بڑا شہر ہے، جو بحر عرب کے ساحل پر واقع ہے، اس شہر میں ہندو، عرب مسلمان اور غیر عرب مسلمان رہتے ہیں۔

(**نخبة الدهر في عجائب البر والبحر**، ص ۱۷۳)

۷۴۳ھ میں جب مراکشی سیاح محمد بن عبداللہ ابن بطوطہؒ بھٹکل اور ہنور (ہناور) کا دورہ کیا تو مساجد، خانقاہ اور مکاتیب کا تذکرہ کرتا ہے، اور علماء، قاضی اور مشائخ کی ملاقات کا بھی تذکرہ کرتا ہے۔جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ علاقہ دین اسلام اور علماء وفقہاء کا مرکز تھا۔اور یہاں ہزاروں کی تعداد میں مسلمان آباد تھے۔لیکن افسوس کہ دشمنان اسلام کی نگاہ بد اس علاقہ پر پڑی۔۸۷۳ھ مطابق ۱۴۶۹ء میں یہاں کے راجا اور ۹۴۹ھ مطابق ۱۵۴۲ء میں پرتگیزوں نے اس شہر کو برباد کر دیا اور یہاں کے لوگوں کا قتل عام کیا۔پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے دوبارہ اس شہر کو آباد کیا۔اسی طرح اسلام کی بھی نشاۃ ثانیہ ہوئی۔بغداد، بصرہ اور حضرموت سے داعیان اسلام کی آمد شروع ہوئی اور انہوں نے دعوت تبلیغ کا کام شروع کیا اور ہر علاقہ میں علماء وفقہاء کو دینی خدمت پر مامور کیا۔چنانچہ شیخ فقیہ علی مہائمیؒ (متوفی ۸۳۵ھ) اور مخدوم فقیہ اسماعیل بن ابراہیم صدیقا بھٹکلیؒ (متوفی ۹۴۹ھ) کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا خاندان یہاں آباد ہوا اور تعلیم وتعلم، وعظ وارشاد کے ذریعہ دوبارہ اس علاقہ کو اسلام کی دولت سے روشناس کرایا۔بہت

سے لوگ مسلمان ہوئے۔ اور بہت سے عرب تاجر دوبارہ یہاں آکر آباد ہوئے۔

حضرت مخدوم فقیہ اسماعیل بن ابراہیم صدیقا بھٹکلی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۴۹ھ) اس علاقہ کے ایک جلیل القدر عالم وفقیہ اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ جامع مسجد بھٹکل کے امام وخطیب تھے۔ ان کی علمی وروحانی برکات کے اثرات آج بھی اس علاقہ پر باقی ہیں۔ ان کے بعد خطابت وقضائت کا سلسلہ مسلسل جاری رہا۔ مشہور ہے کہ ۹۰۰ھ کے اوائل میں بھٹکل میں حضرت مخدوم فقیہ احمد رحمۃ اللہ علیہ قاضی تھے۔ آپ کے بعد آپ کے فرزند قاضی سعید علی فقیہ احمدؒ پھر ان کے فرزند قاضی محمود فقیہ احمدؒ قاضی مقرر ہوئے، ان کے بعد قاضی اسماعیل فقیہ احمدؒ، قاضی علی عتیق اللہ فقیہ احمدؒ بھٹکل کے قاضی مقرر ہوئے۔ 1000 ہجری مطابق 1600 عیسوی کے آواخر میں حضرت قاضی محمود (صغیر) بن قاضی رضی الدین مرتضیٰ بھٹکل کے قاضی مقرر ہوئے۔ یہ فقیہ عطا احمد شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ قاضی محمود (صغیر)، قاضی محمودؒ (کبیر) (متوفی 995 ہجری مدفون بیجاپور) کے پوتے ہیں۔

اسی طرح علماء ومشائخ ہمیشہ موجود رہے اور علمی ودینی سلسلہ ہمیشہ جاری رہا اور بھٹکل علم دین اور اسلامی تشخص کا مرکز بنا رہا۔

۱۸۷۱ء عیسوی میں گورنمنٹ مڈل اسکول بھٹکل قائم ہوا، اس کے بعد اسلامی تعلیمی مراکز کا زوال شروع ہوا، ۱۹۱۰ء میں انجمن ستارہ حسنات بھٹکل کے نام سے ایک تعلیمی ادارہ قائم کیا گیا۔ جس کے تحت ایک عصری اسکول جاری کیا گیا۔ پھر ۱۹۱۲ء میں محترم اسماعیل بن حسن صدیقاؒ (I.H.Siddiq) انجمن اصلاح وترقی بھٹکل کے زیر اہتمام ایک اسکول قائم کیا۔ جس میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیوی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔ پھر ۱۹۱۹ء میں محترم فقیہ احمد محمد حسن بن حاجی ابوبکر مرحوم (F.A.Hasan)، محترم اسماعیل بن حسن صدیق مرحوم (I.H.Siddiq)، ومحترم محمد میراں بن عبدالقادر صدیقا (بوٹا) مرحوم (M.M.Siddiq) نے دیگر رفقاء کے ساتھ مل کر ''انجمن حامی مسلمین بھٹکل'' کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا۔ جس کے تحت پرائمری اور مڈل اسکول قائم کئے گئے۔ جس میں علوم عصریہ کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کو بھی ضروری قرار دیا گیا۔ اس ادارہ کے ذریعہ بھٹکل میں انگریزی تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا۔ انجمن کے اس اسکول میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ غیر مسلم طلبہ بھی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ اس وقت اس انجمن کے تحت کئی نرسری، پرائمری، ہائی اسکول، کالجز س چل رہے ہیں۔ اسی وقت ۱۹۱۹ عیسوی ہی میں محترم سید علی بن سید فقیہ صاحب سید محی الدینا مرحوم نے خالص دینی مدرسہ بنام ''مدرسہ اسلامیہ بھٹکل'' کے نام سے قائم کیا۔ جو مختصر عرصہ کے بعد بند ہوا۔ اس کے بعد دینی مدارس کا سلسلہ ختم ہی ہوگیا، جس کی وجہ سے علوم اسلامیہ اور اسلامی اقدار سے قوم دور ہونے لگیں، بعض غیور حضرات کو اس کا احساس ہونے لگا کہ پھر سے اسلامی وعربی تعلیم کا سلسلہ شروع ہونا چاہئے، مختلف لوگوں نے اپنے اپنے انداز سے اس سلسلہ میں کوششیں کیں۔ قرآن ناظرہ اور دعا واذکار پڑھانے کیلئے مکاتیب قائم کئے گئے، محترم محی الدین منیری صاحب نے انفرادی طور پر حافظ وعالم بنانے کے لئے کوشش کیں، حفظ وعالمیت کے لئے چند طلبہ کو تیار کیا، ۱۹۵۰ عیسوی کے بعد محترم الحاج ڈاکٹر علی بن شہاب الدین ملپا مدظلہ نے قوم میں دینی شعور اور اتحاد پیدا کرنے کے لئے گھر گھر جا کر لوگوں کی ذہن سازی کیں، پھر شاہدلی مسجد بھٹکل میں چالیس سال، پھر جامع مسجد بھٹکل، ملیہ مسجد بھٹکل اور اپنے مکان میں وعظ وارشاد کے ذریعہ دینی بیداری پیدا کرنے اور اصلاح معاشرہ کی کوشش کی۔ وقتاً فوقتاً اطراف بھٹکل مثلاً شرور، بیندور، بسرور، کنڈلور، شرالی وغیرہ جا کر تقاریر کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ جس کے نتیجہ میں ۱۹۶۲ء عیسوی میں محترم الحاج ڈاکٹر علی

بن شہاب الدین صاحب ملپا مدظلہ اپنے رفقاء کے تعاون سے ایک دینی مدرسہ ''جامعہ اسلامیہ بھٹکل'' کے نام سے قائم کیا۔ جس نے پچاس سال میں قوم کی دینی ضرورتوں کو پورا کیا۔ بھٹکل اور اطراف کے قاضی، خطیب، اکثر مسجد کے ائمہ سب جامعہ اسلامیہ بھٹکل کے تعلیم یافتہ ہیں۔ اس کے علاوہ ۱۹۷۰ء عیسوی میں جماعت اسلامی بھٹکل سے منسلک چند نوجوانوں نے ادارہ تربیت اخوان کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا، اور اس کے تحت شمس نرسری کے نام سے ایک اسکول قائم کیا، ۱۹۷۸ء عیسوی میں محترم الحاج محی الدین منیری صاحب نے بعض رفقاء کے تعاون سے جامعۃ الصالحات بھٹکل کے نام سے لڑکیوں کیلئے ایک خالص اسلامی مدرسہ قائم کیا، پھر مدرسہ تحفیظ القرآن، مجلس احیاء المدارس، نونہال سینٹرل اسکول کے نام سے تعلیمی ادارے قائم کئے گئے۔ اب الحمدللہ بھٹکل اسلامی وعصری تعلیم کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اللّٰھم لک الحمد ولک الشکر.

شائع کردہ: إدارہ رضیۃ الابرار بھٹکل